Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۸ھ یکم شہادت ۱۳۵۷ہش یکم اپریل ۱۹۷۸ء | نمبر ۷۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ یکم شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی مخصوص اسلامی روایات کے ساتھ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں بابرکت مجلس مشاورت شروع ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا اور بصیرت افروز خطاب کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا

ایجنڈے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۳۱ امان ۱۳۵۷ ہش (۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء) آج بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں جماعتِ احمدیہ کی ۵۹ ویں بابرکت مجلس مشاورت اپنی تمام مخصوص اسلامی روایات کے ساتھ شروع ہوگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا اور پھر اپنے ایک نہایت بصیرت افروز خطاب کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا جس میں حضور نے قرآن مجید کے ارشاد و امرھم شوریٰ بینھم (الشوریٰ: ۳۹) کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ احباب کو پورے غور و فکر اور دیانتداری کے ساتھ اپنی آراء پیش کرنی چاہئیں لیکن جب خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی فیصلہ صادر ہو جائے تو پھر پورے عزم کے ساتھ اس فیصلہ کو کامیاب بنانے کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کو پورا کرنا چاہیئے اور ساتھ ہی دعاؤں پر زور دینا چاہیئے اور اس امر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ نتیجہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہماری تدابیر کوئی حقیقت نہیں رکھتیں جب تک کہ دعاؤں کی برکت سے ان میں زندگی کی حقیقی روح پیدا نہ ہو۔ حضور نے فرمایا اس وقت دُنیا میں اسلام کے حق میں آہستہ آہستہ ایک انقلابی تبدیلی رونما ہو رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی تدابیر اور دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیں اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کریں کہ وہ جلد سے جلد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دُنیا میں غالب کرے۔ آمین

حضور کی تشریف آوری اور اجتماعی دعا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجے سہ پہر ایوانِ محمود میں تشریف لائے ملک کے اطراف و جوانب سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندگانِ کرام نے کھڑے ہو کر حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور کے کُرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا جس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اس وقت ہم جماعت احمدیہ کی سالانہ مجلسِ شوریٰ کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں و امرھم شوریٰ بینھم فرما کر ہر اہم معاملہ میں باہمی مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ بعض معاملات وقتی ہوتے ہیں جیسے ہم ہر سال بجٹ بناتے ہیں اور پھر اس پر غور کر کے فیصلے کرتے ہیں لیکن بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جو لمبے زمانہ تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہم ان سب معاملات پر باہم مشورہ کر کے غور کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے مشورہ اور عزم کو ایک دوسرے سے باندھ دیا ہے۔ چنانچہ جہاں مشورہ کا حکم دیا وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب کوئی فیصلہ ہو جائے تو پھر پورے عزم کے ساتھ اسے پورا کرنے کی اجتماعی اور انفرادی ذمہ داری کو پورا کرو۔ حضور نے فرمایا عقلاً مشورہ کی یہ شکلیں بنتی ہیں (۱) متفقہ فیصلہ جسے خلیفۂ وقت منظور کر لے (۲) اکثریت رائے کا فیصلہ جسے خلافت کی منظوری حاصل ہو (۳) خلیفۂ وقت کم تعداد والوں کی رائے کو منظور کر لے (۴) خلیفۂ وقت متفقہ فیصلہ کو رَد کر دے

ان سب صورتوں میں اسلام کا حکم یہی ہے کہ پہلے پوری دیانتداری اور پورے غور و فکر کے بعد اپنی رائے پیش کرو لیکن جب خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی فیصلہ ہو جائے تو پھر پورے عزم کے ساتھ اس پر عمل کرو اور اسے کامیاب بنانے کی اجتماعی اور انفرادی ذمہ داری کو پورا کرو۔ حضور نے فرمایا غلبۂ اسلام کی جدّ و جہد کے لئے گو ہماری حقیر مساعی میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈال رہا ہے لیکن ہمیں ہمیشہ اس یقین پر قائم رہنا چاہیئے کہ نتیجہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنی تدابیر کو انتہا تک پہنچا دیں اور پھر اپنی دعاؤں کو بھی انتہا تک پہنچا دیں اور ہمیشہ اس یقین پر قائم رہیں کہ ہر مادی تدبیر ایک مُردہ لاشہ ہے جس میں زندگی کی رُوح اور حرکت دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے ہی پیدا کی جا سکتی ہے محض مادی تدابیر کبھی حیات بخش نہیں بن سکتیں جب تک کہ دعاؤں کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل نہ کریں۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مادی لحاظ سے تو ٹوٹی ہوئی تلواریں ہی تھیں لیکن جب ان تلواروں کے ساتھ دعا کی عظیم طاقت شامل ہو گئی تو اس نے ایک انقلاب عظیم دُنیا میں برپا کر دیا اور اس کے نتیجہ میں یہ ٹوٹی ہوئی تلواریں لوگوں کی گردنیں کاٹنے کی بجائے ان کے قلوب کو جیتنے میں کامیاب ہو گئیں۔

حضور نے فرمایا اس وقت دُنیا میں آہستہ آہستہ جو تغیّر پیدا ہو رہا ہے اس کی ہر جہت غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر کر رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ اس تغیّر سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں اور پھر دعاؤں پر خاص زور دیں تاکہ ہماری تدابیر میں زندگی کی رُوح پیدا ہو جائے

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
یکم شہادت ۱۳۴۹ھش
یکم اپریل ۱۹۷۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوانینِ قدرت کی تحقیق و تدقیق کا صحیح طریق

ہم گزشتہ سے پیوستہ شمارہ میں قرآن مجید کی آیات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ انسانی عقل اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات "اُن کے غیر محدود جلووں یا آثار الصفات اور طبیعی قوانین کا ایک حد تک تو علم حاصل کر سکتی ہے لیکن ان کا احاطہ کرنے پر کبھی قادر نہیں ہو سکتی کیونکہ جو چیز خود اپنی ذات میں محدود ہے وہ غیر محدود کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اولوا الالباب کو آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں جاری و ساری قوانین پر غور کرنے اور اپنی محدود استعداد کی حد تک ان کا علم حاصل کرنے کی طرف بار بار توجہ تو دلائی ہے لیکن ساتھ ہی یہ امر بھی واضح فرمایا ہے کہ اس غور و فکر کے نتیجہ میں انہیں ایک حد کے بعد اپنی عاجزی اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت کا اعتراف کرنے کے سوا چارہ نہ رہیگا۔

دراصل گزشتہ صدی کے اواخر میں جب مغربی قومیں خالص مادی نقطۂ نگاہ سے قوانینِ قدرت کے عمیق مطالعہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور اس میں انہیں اِن قوانین کی کارفرمائی اور ان کے زیر اثرات کا علم حاصل کرنے میں ایک حد تک کامیابی نصیب ہوئی تو ان کے سائنسدان اور فلاسفر اس وہم میں مبتلا ہو گئے کہ وہ عقل کی مدد سے جملہ قوانینِ قدرت کا احاطہ کر کے کائناتی نظام کے تمام رازہائے سربستہ معلوم کر سکتے ہیں اور ان قوانین میں دخل دے کر نتائج مقصودہ کو منصّۂ شہود پر لا سکتے ہیں۔ اس قسم کے سرتاپا غلط نظریات کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے انکار یعنی دہریّت اور مادہ پرستی کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ عین اسی زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کے اِن باطل نظریات کی نہایت مدلّل اور پُر اثر انداز میں تردید فرما کر اس امر کو نہایت شدّ و مدّ کے ساتھ پیش فرمایا کہ عقلِ انسانی قوانینِ طبیعیہ کا احاطہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ صرف ایک حد تک ہی ان کی کارفرمائی کا علم حاصل کر سکتی ہے اور اسے یہ علم ضرور حاصل کرنا چاہیئے تاکہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود ذات و صفات اور غیر محدود جلووں پر اُس کا ایمان پختہ ہو نہ یہ کہ وہ ذاتِ باری کا انکار کر کے خود خدا بننے کی کوشش کرے۔ اُس وقت تو مغربی سائنسدان اور فلاسفر ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے اور انہیں ان مسکت دلائل کو سُننے اور ان پر غور کرنے کی فرصت نہ تھی لیکن بعد ازاں انہیں اپنی تحقیقات اور مشاہدات کے دوران اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے یہ اعلان کرنا پڑا کہ ان کے لئے قوانینِ قدرت کا احاطہ کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے اور یہ کہ یہ تو وہ ناپیدا کنار سمندر ہے جسے وہ عبور کر ہی نہیں سکتے۔ ذیل میں ہم اِس موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات اور ان میں بیان فرمودہ صداقتوں کے اعتراف پر مبنی مغربی محققین کے اعلانات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

اس مختصر مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفصیلی تحریرات پیش کرنا تو ہمارے لئے ممکن نہیں ہے تاہم حضور علیہ السلام کی ایک منتخب پُر معارف تحریر ہم یہاں درج کرتے ہیں جس میں حضور نے اس امر پر نہایت مدلّل انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ انسان ضعیف البنیان اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا کہ خدائے تعالیٰ کی وہی قدرت قابلِ تسلیم ہے جو ہماری سمجھ میں آجائے ہم نہیں جانتے کہ اس کا نام جہالت رکھیں یا تعصب یا دیوانگی۔ اگر خدائے تعالیٰ کی قدرتوں میں یہ بھی شرط ہے کہ انسان کے اندازہ فہم سے زیادہ نہ ہوں تو پس پھر اُس کی قدرتیں ہو چکیں۔ قدرتِ ربانی تو اسی کا نام ہے کہ عقلِ انسانی اس کے اسرار تک نہ پہنچ سکے۔ اگر ہم تم الٰہی قدرتوں کے تمام و کمال حقیقت پر احاطہ کر سکتے ہیں تو گویا ہم نے خدا پر ہی احاطہ کر لیا۔ اے عقل کے نو خریدارو!.... تم کیوں بے فائدہ ان مسائل کے ساتھ سر ٹکراتے ہو جو تمہارے ذہن کی رسائی سے اونچے ہیں.....

بعض اشخاص یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر عقل ہماری اسرارِ قدرت کو (جو ماخذِ علم و حکمت ہیں) سمجھ نہیں سکتی تو پھر وہ کس کام کی ہے اور جا بجا ہم قدرت پر ہی ایمان لا کر اور فکر کو معطل چھوڑ کر علومِ حکمیہ کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ان کو سمجھ کا پھیر لگا ہوا ہے۔ تقریرِ مذکورہ بالا سے ہمارا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ بکلّی تحقیق و تفتیش سے مُنہ پھیر کر ہر جگہ آمنّا و صدّقنا پر ہی کفایت کرنی چاہیئے اور نظر اور فکر کو کہیں اور کسی جگہ کام میں نہیں لانا چاہیئے۔ بلکہ ہمارا مطلب و مدعا یہ ہے کہ ایسے امور کی موشگافی اور تہ بینی کی امید سے اپنی عقلوں اور فکروں کو آوارہ مت کرو جو تمہاری بساط سے باہر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ ناجائز فکروں میں پڑ کر اپنی اُس معیّن اور مقررہ وسعت سے جو قدرت نے اُن کو دے رکھی ہے باہر چلے جاتے ہیں اور اپنی محدود عقل سے کُل کائنات کے عمیق در عمیق رازوں کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ سو یہ افراط ہے جیسے بکلّی تحقیق و تفتیش سے مُنہ پھیر لینا تفریط ہے۔ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ یعنی اپنی چال میں توسّط اختیار کر۔ نہ ایسا فکر کو منجمد کر لینا چاہیئے کہ جو ہزارہا نکات و لطائفِ الٰہیات قابلِ دریافت ہیں ان کی تحصیل سے محروم رہ جائیں اور نہ اس قدر تیزی کرنی چاہیئے کہ ان فکروں میں پڑ جائیں کہ خدائے تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے اور یا اُس نے اس قدر ارواح اور اجسام کس طرح بنا لئے اور یا اُس نے کیونکر اکیلا ہونے کی حالت میں اِس قدر وسیع عالم بنا ڈالا ہے"۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۱۱۱ تا ۱۱۹)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کا ماحصل یہی ہے کہ عقلِ انسانی ایک حد تک ہی قوانینِ قدرت کا علم حاصل کر سکتی ہے ان کا احاطہ نہیں کر سکتی اس لئے قوانینِ قدرت کی کُنہ و کیفیت دریافت کرنے کی جد و جہد میں میانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ نہ قوانینِ قدرت کی تحقیق و تفتیش سے مُنہ پھیرے اور نہ ایسے امور کے پیچھے پڑے جن کا ادراک اس کے انتہائی محدود دائرۂ استعداد سے باہر ہے۔

اسلام کی بیان کردہ اِس صداقت کے بارہ میں مغربی محققین کے اعتراف پر ہم آئندہ کسی شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق +

دولتِ احساس

نہ کہیں مل سکا سکوں کا سراغ
جائے آرام جہاں نہ بن ہے نہ باغ

باوجود احتیاط کے اتنی
کوئی دیکھے تو دل ہے داغ ہی داغ

دُھواں اُٹھتا ہے کتنے سینوں سے
گُل ہو جب ایک زندگی کا چراغ

وقت کی اک ذرا سی ٹھوکر سے
ٹوٹ جاتے ہیں آرزو کے ایاغ

یوں بدلتی ہے صورتِ حالات
مانتا ہے اسے نہ دل نہ دماغ

ہائے یہ دل کی دولتِ احساس
اس کے ہوتے کہاں غموں سے فراغ

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے

عیسائیوں اور آریوں کے خلاف اسلام کا کامیاب دفاع

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ و مغربی افریقہ

اسلامی سلطنتوں کا قیام و زوال

ایک زمانہ تھا کہ ساری دنیا میں اسلام غالب تھا۔ سلطنت عثمانیہ (ترکی) سلطنت صفویہ، سلطنت مغلیہ اور سلطنت اندلس زبردست اسلامی سلطنتیں تھیں اور سارے عالم میں اسلامی سلطنتوں کا جال پھیلا ہوا تھا پھر ایک وقت آیا یعنی گیارھویں۔

بارھویں اور تیرھویں صدی ہجری۔ کہ اسلامی سلطنتیں یکے بعد دیگرے صفحۂ عالم سے نابود ہونے لگیں اور مسلمان قومیں اور علاقے یکے بعد دیگرے یورپین حکومتوں اور اقوام کے ہاتھوں میں منتقل ہو گئے اور اسلامی دنیا پر یورپ کا قبضہ ہو گیا جس کا ظاہری نشان اور علامت بوجہ عیسائی ہونے کے صلیب تھی۔ ہالینڈ کے ایک مشہور مستشرق F. R. J. VERHOEVEN اپنی کتاب اسلام (ISLAM) مطبوعہ ۱۹۶۲ء (شائع کردہ روٹلیج و کیگان پال۔ لندن) میں لکھتے ہیں:—

"یورپین حکومتوں نے سمندروں کے پار جو قابل یادگار تاریخی کام شروع کیا تھا جس کے نتیجے میں عالم اسلامی پارہ پارہ ہو گیا۔ اور یورپین نیشنلزم کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا۔ اسے طول طویل الفاظ میں بیان کرنے کی بجائے ان علاقوں کا تاریخ وار درج کر دینا ہی کافی ہے۔" (صفحہ ۵۲)

اس کے بعد انہوں نے سنہ وار اسلامی ممالک کے یورپین اقوام کے قبضہ میں آجانے کا ذکر کیا ہے۔

مسلمانوں کے مصائب

تاریخ شہادت دیتی ہے کہ جب کوئی نئی قوم فاتح ہوتی ہے تو مفتوح قوم کو ذلیل و رسوا کرنے اور نیچے گرا کر دبانے میں پس و پیش نہیں کرتی اور یہی حال عیسائیوں کے ہاتھوں مسلمان اقوام کا ہوا

نئی آنے والی اقوام یورپ۔ پرتگیز، ڈچ، بیلجیئن، فرنچ، جرمن، رشین، انگریز وغیرہ نے پہلے تو مسلمانوں کو اپنے حکمرانوں کے خلاف اکسایا۔ پھر ان کو ساتھ ملا کر مسلمان حکمرانوں کا خاتمہ کیا پھر ان کے سب ہتھیار چھین لئے اور آئندہ مسلمانوں کا ہتھیار رکھنا یا بنانا ناقابلِ معافی جرم قرار دیا اور ان کے مذہب (اسلام) کو اس ساری خرابی کا ذمہ دار ٹھہرایا اور اسے بزورِ شمشیر پھیلنے والا مذہب قرار دیا جو ہر اس شخص کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا حکم دیتا ہے جو اسلام قبول نہ کرے اور اسے پرانے زمانہ کے جاہلوں اور وحشیوں کا مذہب قرار دیا اور اپنی بالادستی و قوت و طاقت کا سرچشمہ اپنے مذہب (عیسائیت) کو ٹھہرایا اور مسلمان اقوام کو اپنے مذہب (عیسائیت) میں داخل ہونے کی دعوت دی اور ساری دنیا میں جو ان کے زیر اقتدار آچکی تھی۔ صلیب پرست عیسائی پادریوں FATHERS کا جال بچھا دیا اور صلیبی مذہب قبول کر لینے والوں کے لئے اچھے اچھے مناصب و مراتب، مردوں و عورتوں کا آزادانہ اختلاط اور ام الخبائث شراب کی بوتلوں کے منہ کھول دیئے اور مذہبی آزادی کا صرف اسی قدر مفہوم برقرار رہا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو چاہیں اعتراض کریں۔ خدا کے رسول کو جس قدر چاہیں گالیاں دیں۔ تاریخ کو مسخ کر دیں۔ جھوٹی کہانیاں ایجاد کر لیں۔ حکومت کی طرف سے کوئی گرفت نہ ہوگی۔

سلطنت مغلیہ ہندوستان میں چونکہ اسلام کے مذہبی آزادی کا مذہب ہونے (لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۔ یعنی ہر شخص آزاد ہے۔ جو مذہب چاہے رکھے مذہب کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہ ہوگی) کی وجہ سے اقوام ہندوستان کو اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا اور ہندوستان کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل تھی۔ اس لئے ہندو بھی حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے فاتح عیسائی اقوام کے آلہ کار بن گئے اور اسلام پر بیہودہ اعتراضات کرنے میں عیسائیوں کا پس خوردہ کھانے والے بن گئے اور وہی لوگ جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ مذہب ماں باپ سے ملتا ہے تبدیل نہیں ہو سکتا۔ یہ دعویٰ کرنے لگ گئے کہ ہندوستان کے مسلمان زبردستی مسلمان بنائے گئے تھے۔ اس لئے اب (ان کا فرض ہے کہ وہ) انہیں دوبارہ ہندو مذہب میں داخل کریں اور جو مسلمان باہر سے ہندوستان میں آئے (قریشی، سید، مغل اور پٹھان وغیرہ) وہ اپنے ملکوں کو واپس چلے جائیں۔ کیونکہ ہندوستان ہندوؤں کا ہے اور ان کا مذہب ہندو مت ایسا اعلیٰ درجہ کا اور قدیم ترین ہے کہ کوئی اس مذہب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسلمان ممالک میں نئی یورپین حکومتوں کے قیام کے بعد اسلام کو جس قدر مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس کے بیان کرنے کے لئے ایک عمر چاہیئے۔ یہاں صرف اسی قدر کہہ دینا کافی ہے کہ مسلمانوں کے بہت سے بڑے بڑے علماء بھی عیسائی ہو گئے اور عیسائیوں کے منادی بن گئے اور اسلام کے خلاف انہوں نے وہ اودھم مچایا کہ الامان! ہزاروں ہزار کتب رسائل اور اشتہارات و اخبارات ہندوستان میں شائع کئے گئے اگر ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو کئی میل لمبا اور اونچا پہاڑ بن سکتا ہے اور یہ دعویٰ بھی ان کی طرف سے کیا گیا کہ عنقریب ہندوستان میں کوئی مسلمان ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا

چودھویں صدی ہجری کا مبارک زمانہ

ان ایام میں جبکہ تیرھویں صدی کا خاتمہ اور چودھویں صدی کا چاند طلوع ہونے کو تھا۔ اپریل ۱۸۷۹ء میں قادیان سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہاماً علم ہوا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف (خدا تعالیٰ کی کتاب) اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو سچا ثابت کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اسی سلسلہ میں آپ نے کتاب "براہین احمدیہ" تالیف فرمائی جو کتاب ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک شائع ہوتی رہی

آسمانی حربہ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک آسمانی حربہ عطا فرمایا اور وہ یہ کہ ہر ایک مذہب کا حقیقی مقصد صرف یہی ہے کہ وہ بندہ کو خدا سے ملائے اور یہ مقصد اس زمانہ میں صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے اور آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن شریف کی اتباع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اور خدا سے بندہ کے تعلق کا نشان وہ نشانات ہیں جو خدا تعالیٰ اپنے بندہ کے ذریعہ ظاہر کرتا رہا ہے پس اگر کوئی شخص کسی اور مذہب کا نشان دکھلا سکتا ہے تو وہ ہمیں دکھلائے اور اگر نہیں دکھلا سکتا تو وہ ہم سے ہمارے پاس قادیان میں ایک سال تک ٹھہر کر ہمارے خدا کا نشان دیکھے جو بہ برکت متابعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو رہے ہیں اور ایسے شخص کے لئے لازم ہوگا کہ وہ یہ آسمانی نشان دیکھ لینے کے بعد قادیان میں ہی شرف اسلام سے مشرف ہو جائے۔

آپ نے یہ اشتہار مع ایک خط بیس ہزار طبع کروا کر دنیا کے سب بادشاہوں وزراء، پارلیمنٹوں کے اراکین اور بڑے بڑے علماء مذاہب کو رجسٹری کروا کر بذریعہ ڈاک ارسال کیا اور یہ بھی لکھا کہ طالب حق کے آپ کے شہر قادیان میں ٹھہرنے کے سب اخراجات خورد و نوش و رہائش وغیرہ آپ کے ذمہ ہوں گے اور اگر کوئی مالی حرجہ بھی انہیں لازم آتا ہو تو وہ بھی ہم انہیں اور ان کی حیثیت کے مطابق دے دیں گے۔

ہندوؤں پر اتمام حجت

یہ آسمانی حربہ ایسا زبردست حربہ تھا کہ اس کے سامنے ٹھہرنا کسی باطل پرست کا کام نہ تھا۔ کیونکہ سب اہل مذاہب (ہندو، بدھ، سکھ، یہودی، عیسائی و ملحدین وغیرہ) سے مذہب کی حقیقی روح نکل چکی تھی اور وہ مردہ تھے۔ خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا اور نہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان ملتا تھا۔ اس لئے سب مذاہب ہندوستان اور دیگر دنیا اور خصوصاً عیسائیوں اور ہندوؤں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو گئی۔

ہاں ایک بدزبان ہندوؤں میں سے ایک پرجوش ترجمان آریہ کا ایک پہلوان، لیکھرام۔ جو اسلام پر اعتراضات اور حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبر اسلام (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر بدزبانی کرنے اور دشنام طرازی میں سب ہندو زادوں پر سبقت لے گیا تھا۔ (دیکھیں اس کی تحریرات کا مجموعہ۔ کلیات آریہ مسافر) آپؑ کے مقابلہ پر آیا اور آپؑ سے متواتر آسمانی نشان طلب کیا اور بزعم خویش آپؑ کو نشان دکھلانے کے لئے بہت تنگ کیا تب اللہ تعالیٰ نے اسے آپؑ کی پیشگوئی کے مطابق چھ سال کے عرصہ میں۔ عید کے دوسرے روز گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کروا دیا اور خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ اس پر اتاری اور وہ جلایا گیا اور بے مراد بے اولاد اس دنیا سے مارچ ۱۸۹۷ء میں فنا کیا گیا۔ اور سارے ہندوستان میں صف ماتم بچھ گئی اور سب آریہ ورت نے اپنی شکست کو تسلیم کر لیا اور یہ گواہی دینے پر مجبور ہوئے کہ اسلام غالب ہے۔ اسی لئے آپؑ نے فرمایا:

"جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے۔"

عیسائیوں کیساتھ جنگ مقدس

وسط ۱۸۹۳ء میں اہل اسلام اور عیسائیوں کے درمیان وسط پنجاب امرتسر میں "جنگ مقدس" ہوئی۔ اہل اسلام کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جرنیل تھے اور عیسائیوں کی طرف سے (پیدائش کے لحاظ سے مسلمانوں کے گھر پیدا ہونیوالا) ڈپٹی عبد اللہ آتھم جرنیل تھا۔

اس جنگ مقدس کے آخر میں آپؑ نے عیسائیوں کے جرنیل کے متعلق ایک آسمانی نشان کا اعلان کیا اور اس آسمانی پیشگوئی کے نتیجہ میں عبد اللہ آتھم بہت سی ذلت و رسوائی دیکھ کر اور نیم پاگلوں کی طرح ہو کر جولائی ۱۸۹۶ء میں قبر میں جا پڑا اور اسلام کا پہلوان فاتحانہ شان میں مئی ۱۹۰۸ء تک اپنا کام کرتا رہا اور یورپ و امریکہ تک آپؑ کے انفاس قدسیہ پہنچے اور امریکہ نے بھی ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کی غیر معمولی ذلت و رسوائی اور موت کی صورت میں آپؑ کا نشان دیکھا اور انگلستان کا پگٹ بھی آپؑ کے مذہب (اسلام کی سچائی) کا نشان بنا۔

عظیم الشان چیلنج

پھر آپؑ کی یہ فتح اور عیسائیوں پر اتمام حجت کا کام اس وقت اپنے عروج پر پہنچا جب آپؑ نے مئی ۱۸۹۷ء میں اپنے زمانہ کے دنیا کے سب سے بڑے عیسائی بادشاہ، ملکہ انگلستان و قیصرۂ ہند ملکہ وکٹوریہ کو تحریر فرمایا:

"اگر حضور ملکہ معظمہ میرے تصدیق دعویٰ کے لئے مجھ سے نشان دیکھنا چاہیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہو کہ وہ نشان ظاہر ہو جائے اور نہ صرف یہی بلکہ دعا کر سکتا ہوں کہ یہ تمام زمانہ عافیت اور صحت سے بسر ہو۔ لیکن اگر کوئی نشان ظاہر نہ ہو اور میں جھوٹا نکلوں تو میں اس سزا میں راضی ہوں کہ حضور ملکہ معظمہ کے پایۂ تخت کے آگے پھانسی دیا جاؤں۔

یہ سب الحاح اس لئے ہے کہ کاش ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کو اس آسمان کے خدا کی طرف خیال آجائے جس سے اس زمانہ میں عیسائی مذہب بے خبر ہے۔"

(تحفۂ قیصریہ صفحہ ۲۳ طبع اول)

پھر ان نشانات میں سے تین سو سے بھی زیادہ آسمانی نشانات اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں درج فرما دیئے اور آپؑ کا یہ دعویٰ صحیح ثابت ہوا:

"کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے"

علم معقول اور منقول

نہ صرف یہی کہ آسمانی تائید و نصرت الٰہی اور آسمانی نشانات پر ہی یہ کام محدود کر دیا بلکہ منقولی اور معقولی طور پر بھی اسلام کی طرف سے مدافعت کی اور اسلام کی سچائی کے چمکتے ہوئے دلائل و براہین اپنی کتب براہین احمدیہ، سرمہ چشم آریہ، آئینہ کمالات اسلام، لیکچر جلسہ اعظم مذاہب، نور القرآن وغیرہ میں تحریر فرمائے۔ عیسائیوں اور آریوں پر اتمام حجت کے لئے۔ جنگ مقدس، انوار الاسلام، نور الحق، نور القرآن، کتاب البریہ، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، مسیح ہندوستان میں، انجام آتھم، چشمہ مسیحی، آریہ دھرم، نسیم دعوت، چشمہ معرفت وغیرہ کتب شائع فرمائیں جن کے ذریعہ سے اسلام کی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے اور آریہ مذہب اور عیسائی مذہب کے تار و پود بکھرے ہوئے سب کو نظر آتے ہیں اور آریہ مت اور عیسائیت کی ترقی نہ صرف ختم ہو گئی بلکہ ان ہر دو مذاہب کے زوال اور فنا کا زمانہ شروع ہو گیا اور یورپ میں عیسائی حکومتوں کا بھی ایشیا و افریقہ سے خاتمہ ہو گیا۔

مسیح ہندوستان میں

عیسائیوں کے پاس حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا ثابت کرنے اور انسے گناہ بخشوانے کا ایک ہی زبردست حربہ تھا۔ اس کا صلیب پر مرنا اور پھر تین دن کے بعد مردوں میں سے زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ جانا۔ مگر آپؑ نے ان کے اس مصنوعی عقیدہ کا ان کی مسلمہ اناجیل اور توریت اور قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ و تواریخ معتبرہ اور عقل سلیم سے غلط ہونا ثابت کر دیا اور سب دنیا پر واضح کر دیا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ ہجرت کر کے ہندوستان میں تشریف لے آئے اور اپنی طبعی عمر پا کر جان بحق ہو گئے اور کشمیر کے شہر سری نگر میں ان کی آخری آرام گاہ موجود ہے۔ جس کا دل چاہے آکر دیکھ لے اور اس کے باشندوں سے اس کے حالات دریافت کر لے۔

"ابن مریم کہ با افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی"

آریوں کا تنزل تو اس سے واضح ہے کہ چالیس سال کے عرصہ میں ہی نہ رہا ان کا برہمن اور نہ رہا ان کا شودر اور ان کے وید بھی ایسے گم ہو گئے کہ اناجیل اربعہ کی طرح ان کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔

زندہ معجزہ

ہاں ایک اور عجیب معجزہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوا اور وہ یہ کہ آپؑ کا کام صرف آپؑ کی ذات یا آپ کی زندگی تک محدود اور بعدہ مسدود نہیں رکھا گیا بلکہ آپؑ نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷ طبع اول)

اور آپؑ کی اس پیشگوئی کی تصدیق گزشتہ ستر (۷۰) برس سے ہوتی چلی آرہی ہے کہ آپ کے فرقہ کے لوگ سب فرقوں پر غالب ہیں۔ اور آپ کی جماعت (فرقہ) کے لوگوں نے ساری دنیا میں صلیب کے مقابلہ کا بازار گرم کر رکھا ہے اور ہر جگہ صلیب کی شکست اور اسلام کی فتح کا نقارہ بجنے کے دن قریب نظر آرہے ہیں۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے اور جس کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں وہ دیکھے۔

اپنے کاروبار کی آواز ملک کے سنجیدہ طبقوں تک پہنچانے کیلئے الفضل میں اشتہار دیجئے!

دعائے مغفرت

والدم مکرم ملک اللہ دتہ صاحب ریلوے چیف گڈز سپروائزر (ریٹائرڈ) آف نوشہرہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال سلطان پورہ لاہور ۲۴ مارچ ۱۹۷۸ء کی شام بعمر ۹۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ بذریعہ ایمبولینس ربوہ پہنچایا گیا۔ جہاں ۲۵/۳ کو بعد نماز ظہر مسجد مہدی گولبازار کے قریب میدان میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ میرے ابا جان بہت نماز روزوں کے پابند تھے۔ جماعتی کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ غرباء کی امداد اپنی طاقت سے بڑھ کر کرتے تھے۔ نہایت ملنسار، سادہ لوح، مہمان نواز اور خوش اخلاق تھے۔ کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ درود شریف اور ذکر الٰہی اکثر کرتے رہتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

عبد الحفیظ (ٹریفک انسپکٹر) و محمود احمد ریلوے انجینئر۔ (لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے مخلصین

مبلغ ۲۰۰/- روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے مخلص حضرات کی قسط نمبر ۱۴ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگ مرمر کی یادگار تختی پر ایسے تمام حضرات کے اسماء گرامی بھی کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام ان یادگار تختیوں پر محفوظ کرانا چاہتے ہوں ان کے لئے موقعہ ہے کہ مبلغ ۲۰۰/- روپے یا اس سے زائد رقم ادا کر کے اس کار خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں۔

ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سنجر چانگ ضلع حیدر آباد	۵۲۰---۰۰
حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری منجانب چوہدری محمد شریف صاحب کراچی	۳۰۰---۰۰
رحیمن بی بی صاحبہ اہلیہ " " " " " "	۳۰۰---۰۰
چوہدری عیدے خاں صاحب " " " " "	۳۰۰---۰۰
ملک عبد المنان صاحب شاد کوٹری (سندھ)	۵۰۰---۰۰
الحاج عبد القدوس صاحب ٹاہلی موہری راولپنڈی	۳۰۰---۰۰
عبد السبحان صاحب مرحوم منجانب ملک نذیر احمد صاحب گوجرانوالہ	۳۰۰---۰۰
ریاض احمد صاحب ابن برکت علی صاحب بھٹی مرحوم چک ۲۱۸ گ ب لیلیانی فیصل آباد حال مغربی جرمنی	۴۰۰---۰۰
نذیر النساء صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب دار الرحمت ربوہ منجانب پسر ادریس احمد اختر صاحب "	۳۰۰---۰۰
چوہدری غلام محمد صاحب سرائے شیخوپورہ بیریلا قصر خلافت " محمود احمد صاحب ناصر "	۳۰۰---۰۰
" عبد الخالق صاحب کمبوہ مسلم گنج شیخوپورہ " پسر ارشد محمود صاحب "	۳۰۰---۰۰
حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رض " پوتا حفیظ الرحمن انور صاحب "	۳۰۰---۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم جنوبی رحیم آباد شیخوپورہ " پسر اشفاق احمد صاحب "	۳۰۰---۰۰
فضل کریم ولد اللہ دتہ صاحب جنجوعہ ترگڑی گوجرانوالہ " پسر محمد یونس صاحب جنجوعہ "	۳۰۰---۰۰
ملک خدا بخش صاحب مرحوم منجانب ملک محمد یوسف صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰۰---۰۰
سید شریف احمد صاحب آف منصوری ٹورانٹو کینیڈا	۳۰۰---۰۰
مجلس انصار اللہ علی پور ضلع مظفر گڑھ	۳۰۰---۰۰
نعمت صاحبہ مرحومہ والدہ ماسٹر احمد صاحب و روح اللہ صاحبہ منجانب مبشر احمد صاحب بٹ خانیوال	۳۱۵---۰۰
چوہدری عثمان غنی صاحب سیکرٹری مال چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ	۳۰۰---۰۰
قاضی عطاء اللہ صاحب دار الاویس صداقت پارک نمبر ۶ سانده لاہور	۳۰۰---۰۰
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منجانب خورشید احمد صاحب پسر شیخ عزیز احمد صاحب فیصل آباد حال ہمبرگ جرمنی	۳۰۰---۰۰
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام " " " "	۳۰۰---۰۰
خورشید احمد صاحب ابن شیخ عزیز احمد صاحب " " مغربی جرمنی	۳۰۰---۰۰
چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۹۶۸/۹ گ ب " "	۳۰۰---۰۰
" محمد یوسف صاحب رندھاوا شیخوپورہ شہر منجانب مبشر احمد صاحب شاد ہمبرگ مغربی جرمنی	۳۰۰---۰۰
مستری محمد حسین صاحب لاہور چھاؤنی	۳۰۰---۰۰
غلام زینب صاحبہ مرحومہ اہلیہ حکیم غلام غوث صاحب مرحوم امرتسری منجانب گلزار آفتاب کراچی	۳۰۰---۰۰
کیپٹن محمد احمد صاحب منجانب اہلیہ نور بیگم فرحت صاحبہ مصطفےٰ آباد لاہور	۳۰۰---۰۰
عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم منجانب ملک محمد اقبال صاحب چونڈہ	۳۰۰---۰۰
شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ منجانب پسر شیخ فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن - لاہور	۳۰۰---۰۰
چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم والد چوہدری ہیرا صاحب سیرا دوست پور شیخوپورہ منجانب چوہدری شیر محمد صاحب دار النصر ربوہ	۳۰۵---۰۰
میاں اکبر علی صاحب مرحوم و حشمت بی بی صاحبہ مرحومہ ۱۶ آغا بھ روڈ لاہور منجانب دختر بشریٰ منور صاحبہ مغربی جرمنی	۳۰۰---۰۰
کلثوم بیگم صاحبہ مرحومہ بنت ملک عبد اللہ خان صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰---۰۰
منشی میراں بخش صاحب مرحوم منجانب ماسٹر مبارک احمد صاحب شیخ پور ضلع گجرات	۳۰۰---۰۰

پی۔اے۔ایف میں مستقل کمیشن

(نوائے وقت مورخہ ۲۷-۳-۷۸)

(۱) Maintenance Eqinpinent برانچ میں۔ عمر ۱/۲ ۵ کو ۱۸ سے ۲۳ سال تک۔
تعلیم۔ بی۔اے اکنامکس۔ بی۔ایس سی/ بی کام فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن سائنس گریجوایٹ کو ترجیح دی جائے گی۔

(۲) Special duty (Legal) برانچ میں۔ عمر ۱/۲ ۵ کو ۲۱ سے ۳۰ سال تک۔
تعلیم۔ کم از کم فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن میں Law کی ڈگری۔

(۳) Adman and Special duty برانچ میں۔ عمر ۱/۲ ۵ کو ۱۸ سے ۲۳ سال تک۔
تعلیم۔ کم از کم بی۔اے آنرز انگریزی فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن یا ایم۔اے انگریزی فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن۔

(۴) Accounts برانچ میں۔ عمر ۱/۲ ۵ کو ۱۸ سے ۳۰ سال تک۔
تعلیم۔ Bachelor of Commerce فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ جو ایم۔بی۔اے Associate of Pakistan Industrial Accounts چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہوں گے انہیں ترجیح دی جائے گی۔

انٹرویو ہر روز صبح ۸ بجے۔ آخری انٹرویو ۱۰/۴/۷۸ کو ہوگا۔ مزید تفصیلات P.A.F انفارمیشن اور سیلکشن سنٹر پشاور۔ لاہور۔ ملتان۔ بہاولپور۔ راولپنڈی۔ فیصل آباد سکھر۔ کوئٹہ۔ حیدر آباد۔ کراچی۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے رجوع کریں۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ورک بیداد پور ضلع شیخوپورہ کے والد محترم چوہدری شاہ محمد صاحب ورک مورخہ ۸ مارچ ۱۹۷۸ء بوقت تین بجے سہ پہر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے اپنی یادگار چار بیٹے تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے بھائی بہنوں، بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (نعیم احمد منظور قائد مجلس خدام الاحمدیہ بیداد پور ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میرے برادر اکبر مکرم خورشید اختر صاحب ابن گیانی محمد دین صاحب بعمر ۵۵ سال ۲۰ مارچ ۷۸ء صبح ساڑھے پانچ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے مرحوم بھائی کیلئے دعائے مغفرت کریں۔

(خورشید اختر ابن گیانی محمد دین صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت شرقی الف ربوہ)

۳۔ میری بڑی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ صاحبہ بنت شیخ فضل حق صاحب اہلیہ شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم مورخہ ۱۲ مارچ ۷۸ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے بہاولنگر میں چند روز بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ کافی عرصہ تک لجنہ ربوہ کے شعبہ دستکاری کی نائب سیکرٹری رہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال مختلف ڈیوٹیاں دلی لگن سے انجام دیتیں۔ آپ کا بڑا بیٹا شیخ احسان اللہ ۱۹۷۵ء میں بھر پور دس سال بچوں کو چھوڑ کر فوت ہو گیا اس صدمہ کو بڑے استقلال اور ہمت سے برداشت کیا اور خدا کی رضا پر صابر و شاکر رہیں مگر صحت کمزور ہوتی چلی گئی۔ ۲۸ فروری ۷۸ء کو بہاولنگر بیٹوں کے پاس چند روز کیلئے گئیں اور وہیں معمولی بیمار ہوئیں اور وفات پا گئیں۔ بیٹے جنازہ ربوہ لیکر آئے۔ ۱۳ مارچ کو صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی ساری اولاد دس سوائے ایک بچی فرخ سلطانہ کے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ آپ نے تین بیٹے پانچ بیٹیاں ۲۲ پوتے پوتیاں اور ۱۴ نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری مرحومہ بہن کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (احمدی بیگم بیگم ایس اسیر احمد صاحب مرحوم ۱۸ کالونی انفنٹری روڈ لاہور)

درخواست دعا

گوجرانوالہ کی ایک بزرگ خاتون محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ والدہ مکرم محمود احمد صاحب امینی کچھ عرصہ سے بوجہ ضعیف العمری اور مختلف عوارض علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و شفاء عطا فرمائے۔ (محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا ملخّص

فرمودہ ۱۵/۳۱ امان ۵۷/۱۳۵۷ ہش (۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۳۱ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے بعد حضور نے مجلس مشاورت کے پیشِ نظر نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا ملخّص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل میں حقیقی اطمینان پیدا ہوتا ہے (اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد ۲۹) قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ ہدایت کی راہ اُسے ہی ملتی ہے جو خدا کی طرف جھکتا ہے دل اور زبان سے اس پر ایمان لانے کا اقرار کرتا ہے اور پھر اس کے مطابق اعمال بجا لاتا ہے ایسے شخص کی زندگی حقیقی سکینت اور خوشی اور اطمینان کی کیفیت سے معمور ہوتی ہے۔ یوں تو دنیا میں بہت سے ایسے گروہ اور ممالک موجود ہیں جو دُنیوی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ ہیں لیکن اگر ہم ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو دیکھیں تو حقیقی اطمینان سے وہ محروم ہوتے ہیں اور وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ ہم اطمینان و سکینت سے محروم ہیں حضور نے فرمایا ذکر کے معنے یہ ہیں کہ انسان ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتا رہے اور اسے یاد کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے اُوپر ہر آن اور ہر ساعت نازل ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ پر غور کرے۔ انہی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے اور پھر سوچے کہ کس طرح ہر ساعت اور ہر آن اس کی بے شمار رحمتیں اس پر نازل ہو رہی ہیں۔ اُس نے کائنات کی ہر شئے کو بلا استثنیٰ انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے اور خدائی انعامات کے ایک ساعت کے جلوے بھی اس کی عقل کے احاطہ سے باہر ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر ہر آن نازل ہونے والے خدائی فضلوں کی چند مثالیں دینے کے بعد بتایا کہ درحقیقت انسان کے لئے اپنی زندگی کے کسی ایک لمحہ کو بھی ذکرِ الٰہی سے خالی رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ان خدائی فضلوں اور رحمتوں کو دیکھتے ہوئے ہماری جماعت کے ہر فرد پر یہ دو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں (۱) اسکی زندگی کا کوئی لمحہ بھی خدا تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ رہے (۲) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسے جو اطمینان اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے اس کے پیشِ نظر اسکے دل میں ہمیشہ یہ تڑپ رہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے دُور ہیں وہ بھی اس کے فضلوں کا مشاہدہ کر کے اس کے پیار اور پھر اس پیار کے نتیجہ میں حقیقی اطمینان کو حاصل کریں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر جو احسان فرمائے ان کا مشاہدہ کرنے کے بعد وہ بھی آپ پر درود بھیجتے ہوئے اپنی زندگی کے اوقات کو ذکرِ الٰہی سے معمور کر لیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجلس مشاورت کے ایّام میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی سے معمور رکھنا چاہیئے اور یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ہر سوچ اور فکر کو راہِ راست پر رکھے ہمارے فیصلوں میں برکت عطا فرمائے اور ہم پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ آمین

وعدہ جات وقفِ جدید

وقفِ جدید کے سالِ نو ۱۹۷۸ء کے وعدہ جات کی مکمل فہرستیں تیار فرما کر جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں فہرستوں کی تیاری کے وقت اس امر کے لئے خصوصی کوشش کی جائے کہ آپ کی مجلس کا ایک بچہ اور بچی بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

سیکرٹری وقفِ جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کا افتتاح (بقیہ صفحہ اوّل)

اور وہ دُنیا کے لئے حیات بخش بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مومنانہ فراست کے ساتھ صحیح فیصلے کرنے کی توفیق دے اور پھر ان فیصلوں میں ایسی برکت عطا فرمائے جس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کے دن جو آسمان پر مقدر ہو چکے ہیں قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

چار سب کمیٹیوں کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے نمائندگانِ کرام کے مشورہ سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل چار سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا۔ اس سلسلہ میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کو حضور کے ارشاد پر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی فخر حاصل ہوا:۔

(۱) سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ: حضور نے اس کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر اور سیکرٹری محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد کو مقرر فرمایا۔

(۲) سب کمیٹی برائے میزانیہ تحریک جدید و وقفِ جدید: اس کے صدر حضور نے مکرم چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد کو اور سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کو مقرر فرمایا۔

(۳) سب کمیٹی اصلاح و ارشاد: اس کے صدر حضور نے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ نواب شاہ سندھ کو اور سیکرٹری محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو مقرر فرمایا۔

(۴) سب کمیٹی نظارت مقبرہ بہشتی: اسکے صدر حضور نے مکرم سید افتخار حسین صاحب کراچی کو اور سیکرٹری مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز کو مقرر فرمایا۔

ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد پونے چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ کل اور پرسوں کے اجلاسوں میں ان سب کمیٹیوں کی سفارشات پر غور کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

هُوَالشَّافِی
نظامِ ہضم کی بنیاد
دانت نکلوائیے
پائیوریا۔ نانخورہ، مسوڑھوں سے خون، پیپ وغیرہ آنا۔
کیریز۔ دانتوں کا گھن، دانت سیاہ، بدرنگ، ٹیڑھے، سوراخوں والے۔
دانت درد۔ بچوں کے خراب اور کمزور دانت فوری اور مستقل طور پر ٹھیک ہو سکتے ہیں۔
رسالہ حفاظتِ دنداں قیمت ۲۵/-
ربوہ میں چار دن مفت معائنہ و مشورہ
اتوار، سوموار، منگل، بدھ
کلینک۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
موجد کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
انچارج: کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس دارالصدر شمالی ربوہ۔ فون ۹۰۶/۹۰۷

ضرورت
عطاری و پنساری کے کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے۔
رضوان اینڈ برادرز۔ گولبازار ربوہ

مطالعہ کتب

ماہِ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر کی گئی ہے۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے بذریعہ وی پی منگوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد اور نئی پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ سے رجوع کریں